ایک دردمندانہ خط

[جنوبی وزیرستان سے ایک صاحبِ درد عالم دین نے ناظم اعلیٰ وفاق کے نام خط لکھا ہے جس میں وہاں کی صورت حال لکھی ہے، یہ خط نذرِ قارئین ہے۔ ادارہ]

میرے واجب الاحترام قابل قدر ناظم اعلی وفاق المدارس العربیہ (ملتان)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعدہ! امید ہے کہ خیریت سے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں اور اہل اسلام کا حافظ وناصر ہو۔

محترم! آج مجھے لکھنے کا موقع ملا تو غنیمت جان کر سوچا کہ اپنے حال پر وفاق المدارس کے اکابرین کو مطلع کروں۔

آپ حضرات کو بخوبی علم ہے کہ گذشتہ چند سالوں سے ہمارے پاکستان میں دینی مدارس کو یرغمال بنانے، انہیں ختم کرنے اور ماڈرن بنانے کی بیرونی اور اندرونی بھیڑیوں نے مختلف سازشیں کیں لیکن ہم رو رہے تھے کہ ہمارے ملک میں جمہوریت نہیں ہے، لیکن میرے خیال میں مشرف دور میں کچھ گزارہ تھا، بالآخر جمہوریت بھی آگئی اور انہوں نے نئی سودے بازی شروع کی، مدارس، مساجد، علماء اور طلباء کو مسلسل نشانہ بنایا جاتا رہا اور جارہا ہے لیکن کسی جمہوری، سیاسی اور اسلامی پارٹی نے نہ کوئی احتجاج کیا اور نہ اس پر کوئی قرارداد پیش ہوئی۔ امریکہ کو تو چھوڑیے پاکستانی افواج کو بھی کھلی چھوٹ دے دی گئی جو کہ بڑا سنگین معاملہ ہے۔

18 جون 2009 کو سب سے پہلے جامع مسجد الفلاح المدنی کو نشانہ بنایا گیا، پاکستانی جیٹ طیاروں نے ایک زوردار بم گرا کر اس کو یک دم زمین بوس کردیا، اس کے بعد ساتھ میں موجود ''جامعہ اسلامیہ فلاح العلوم، جنوبی وزیرستان'' پر 2، 3 میزائل داغ کر اس کو تہس نہس کردیا۔ 19 جون 2009 کو پیدل فوج نے طلباء کے بستر، بستے اور مدرسے کا دیگر بچا کچا سامان جلادیا یہاں تک کہ پنکھا اور لوہا بھی جل گیا۔ مجھ سے پہلے وہاں کچھ علماء گئے تھے، بقول ایک عالم کے: ''قیمتی کتابوں یعنی بخاری اور ابوداؤد شریف کے نسخے صحن میں بکھرے ہوئے تھے اور ابوداؤد شریف کے نسخے پر (نعوذ باللہ) پیشاب کیا گیا تھا''۔ کتابوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ جو تقریباً دو لاکھ کا تھا سب جل گیا تھا، جب کہ دوسرے کمرے میں دو الماریوں کے اندر گورنمنٹ کی نصاب کی کتابیں تھیں انہیں ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔

محترم! اس بار لوگوں نے نقل مکانی کی، لوگ کھلے آسمان تلے رہنے پر مجبور ہوگئے، کیونکہ اس بار گرمی کی وجہ سے سینٹل

علاقوں میں نہ آسکے جس کے نتیجے میں ہمارے طلباء امتحان میں شریک نہ ہوسکے کیوں کہ ہر طرف سے ناکہ بندی تھی اور ہمیں بھی امتحان سے دو دن قبل اطلاع ملی۔

محترم! یکم رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ کو جب لوگ اپنے گھروں کو واپس آنے لگے تو دوسری رمضان المبارک کو دوبارہ علاقے پر توپوں، مارٹروں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں سے ایسی شدید گولہ باری کی کہ آپ یقین کیجیے زمین ہل گئی اور ایسی شدید گولہ باری شاید ''کارگل'' میں بھی نہیں ہوئی تھی، اس بم باری کے نتیجے میں گاؤں کے سارے مکانات تباہ ہوگئے اور اسی موقع پر ہمارے گاؤں کی دوسری مسجد ''الفلاح المکی'' کو بھی توپوں کا نشانہ بنایا گیا اور لوگ راتوں رات خالی ہاتھ گاؤں سے نقل مکانی پر مجبور ہوگئے، کچھ بڑے بوڑھوں نے اور عورتوں اور بچوں نے گولیوں سے بچنے کے لیے قریبی پہاڑی میں پناہ لی لیکن بدقسمتی سے یہ خونخوار بھیڑیے پہاڑ کی جانب سے ان پر نمودار ہوئے اور انہیں لائن میں کھڑا کر کے گولیوں سے چھلنی کر کے شہید کر دیا اور یہ اس وقت ہوا جب افطار میں صرف دس، پندرہ منٹ باقی تھے اور ان میں سے اکثر روزے دار تھے، ان میں ایسے افراد بھی تھے جن کی عمریں 80 اور 95 سال تھیں۔ جناب! میں اس واقعے کو لکھ تو رہا ہوں لیکن آنکھیں تو کیا دل سے خون کے آنسو بہہ رہے ہیں:

دل کی کلفت مٹ نہ سکی مسلم　　　آنکھوں نے تیرے ہزار دھواں دیکھا

محترم! میں نے ان مساجد و مدارس پر 80ء سے کام شروع کیا تھا اور ابھی تک جاری تھا، اور جس وقت حالات خراب ہوئے اس وقت بھی مزدور کام کر رہے تھے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض لوگوں کے دلوں میں یہ شبہ پیدا ہو کہ یہ مدارس دہشت گردی کے اڈے تھے تو جناب میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان میں ایسے عناصر کا کوئی عمل دخل نہ تھا اور نہ ہی فوج کو یہاں کوئی ایسا ثبوت ملا اور نہ اسلحہ اور بارود وغیرہ۔ یہاں صرف غریب و نادار طلباء کو علوم نبوی ﷺ کی اور عصری تعلیم دی جاتی تھی۔

کرنل عبدالقوی، میجر شوکت اور دیگر کئی افراد کئی بار یہاں آئے تھے اور مدرسے میں گھوم پھر کر اچھی طرح معاینہ بھی کیا تھا، 18 جون 2009 کو صرف دو گھنٹوں میں تین مساجد اور دو مدارس کو زمین بوس کیا۔ اور اب تو امریکہ نے اسلام آباد میں اپنے پیر جمالیے ہیں ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرح۔ پاکستانی عوام صرف دیکھتے رہیں گے اور کچھ کر نہیں سکیں گے۔

میرے محترم! حکومت سے ان نقصانات کے ہرجانے کا پُرزور مطالبہ کرنا چاہیے ورنہ یہ ہمیشہ ایسے ہی کرتے رہیں گے، مدارس مغربی ممالک میں بھی ہیں لیکن پاکستان کے خلاف یہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

والسلام

مولانا قاری طالب الدین ہاشمی

جامعہ اسلامیہ فلاح العلوم، زوڑسر وکئی،

جنوبی وزیرستان